قرآن
اور
ہماری زندگی

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں

اُمت مسلمہ کے زوال کے اسباب پر اگر غور کیا جائے تو اس میں سر فہرست یہ سبب نظر آئے گا کہ اس نے قرآنی تعلیمات کو فراموش کر دیا اور اس کی انقلابی دعوت سے ناآشنا ہو گئی۔ آج اگر ہم قرآن مجید کو پڑھتے بھی ہیں تو اس کے معانی و مفہوم سے بے خبر ہو کر محض رسماً پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے دکھوں کا علاج اور ترقی کا زینہ دنیا بھر کے افکار و نظریات میں تلاش کرتے ہیں لیکن خود اس نسخہ شفاء سے استفادہ نہیں کرتے یا استفادہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے نازل کیا ہے۔

اِلٰہ	رب
دین	عبادت

یہ چار الفاظ قرآن کی زبان میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

قرآن کی ساری دعوت اور اس کتاب کا مرکزی خیال یہی ہے کہ

اللہ رب اور الٰہ ہے

ربوبیت اور الٰہیت اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہے

لٰہذا عبادت اسی کی ہونی چاہیے

اور دین خالصتاً اسی کے لئے ہونا چاہیے

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب " **قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں**" میں ان بنیادی اصطلاحات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ آج اس چیز کی اشد ضرورت ہے کہ لوگوں کو ان الفاظ کا اصل مفہوم یاد دلایا جائے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے بتوں اور دیوتاؤں کو چھوڑ دیا۔ ہم اللہ کو پروردگار سمجھتے ہیں، طاغوت کی عبادت نہیں کرتے اور اسلام ہمارا مذہب ہے۔ لہٰذا ہم سب سے بہتر طریقے پر اسلام پر عمل کر رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

الٰہ ہم سپر پاورز اور حکومت کو

رب ہم اوروں کو بھی

پوجا ہم اپنی خواہش نفس کی

اور دین کو تو اللہ کے لیے خالص کیا ہی نہیں

اس لئے ان کے حقیقی مفہوم سے آشنا ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم قرآن کی اصل روح سے بے بہرہ ہیں۔

اِلٰہ

- حاجتیں پوری کرنے والا۔
- خطرات اور مصائب میں پناہ دینے والا۔
- بے قراری میں قرار اور سکون دینے والا۔
- بالاتر ذات، طاقتور اور زبردست، اقتدار اور قدرت والا۔
- اس کی ساری کارفرمائی سربستہ راز ہے۔اس کے سارے کاموں میں رفعت کے ساتھ پوشیدگی بھی شامل ہے۔
- جس کی طرف انسان وارفتگی کے عالم میں بڑھتا چلا جائے، توجہ کرتا چلا جائے۔
- انسان کا اس کی طرف مشتاق ہونا۔

رب

1. پرورش کرنے والا، ضروریات بہم پہنچانے والا، تربیت اور نشو و نما دینے والا، کفیل۔
2. خبر گیراں، دیکھ بھال اور اصلاح احوال کا ذمہ دار۔
3. سمیٹنے والا، جمع کرنے والا، فراہم کرنے والا، فوقیت، بالادستی، سرداری، حکم چلانا، تصرف کرنا۔
4. وہ جو مرکزی حیثیت رکھتا ہو، جس میں متفرق اشخاص مجتمع ہوتے ہوں، سید مطاع، سردار ذی اقتدار، جس کا علم چلے، جس کی فوقیت و بالادستی تسلیم کی جائے، جس کو تصرف کے اختیارات ہوں۔
5. مالک آقا۔

قرآن کریم ان پانچوں معانی میں اللہ کو رب کہتا ہے۔

پس عبادت کا مطلب ہے

- بندگی و غلامی
- اطاعت و فرمانبرداری
- پوجا و پرستش
- ملازمت
- قیدی ہونا
- پرستار ہونا
- کسی کا دامن تھام کر نہ چھوڑنا
- سر کے ساتھ دل بھی جھکا ہونا
- اپنی آزادی سے دستبردار ہو جانا

قرآن میں عبادت انہی معانی میں استعمال ہوا ہے۔

دین

1. غلبہ واقتدار، حکمرانی وفرمانروائی، دوسرے کو اطاعت پر مجبور کرنا، اس پر اپنی قوت قاہرہ کو استعمال کرنا، اس کو اپنا غلام اور تابع امر بنانا۔

2. اطاعت، بندگی، خدمت کسی کے لئے مسخر ہو جانا۔ کسی کے تحت امر ہونا، کسی کے غلبہ و قہر سے دب کر اس کے مقابلہ میں ذلت قبول کر لینا۔

3. شریعت، قانون، طریقہ، رسم وعادت

4. جزا، عمل، بدلہ، مکافات، فیصلہ، محاسبہ

فضائل قرآن

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (البقرہ:2)
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ۔ (سورۃ الحجر:۹)
اَلرَّحْمٰنُ ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (الرحمٰن:۱تا۴)
اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَـهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ(بنی اسرائیل:۹)
هُدًى لِّلنَّاسِ(البقرہ)
يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ
لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿یونس:۵۷﴾
قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴿یونس:۵۸﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن کے بارے میں ایک جامع خطبہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ⟸ خبردار عنقریب ایک بڑا فتنہ سر اٹھائے گا۔

حضرت علیؑ ⟸ اس سے نجات کیا چیز دلائے گی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ⟸ اللہ کی کتاب

- اس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے حالات ہیں۔
- تم سے بعد ہونے والی باتوں کی خبر۔
- اور تمہارے آپس میں معاملات کا فیصلہ ہے۔
- یہ ایک دو ٹوک بات ہے، کوئی ہنسی دل لگی کی بات نہیں۔
- جو سرکش اسے چھوڑ دے گا، اللہ اس کی کمر کی ہڈی توڑ ڈالے گا۔

- اور جو کوئی اسے چھوڑ کر کسی اور بات کو اپنی ہدایت کا ذریعہ بنائے گا اللہ اسے گمراہ کردے گا۔
- خدا کی مضبوط رسی یہی ہے۔
- یہی حکمتوں سے بھری یاددہانی ہے۔
- یہی بالکل سیدھی راہ ہے۔
- اس کے ہوتے ہوئے خواہشیں گمراہ نہیں کرتیں
- اور نہ زبانیں لڑکھڑاتی ہیں۔

اہل علم کا دل اس سے کبھی نہیں بھرتا۔ اسے کتنا ہی پڑھو طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ اس کی باتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ جس نے اس سند پر کہا سچ ہے، جس نے ان پر عمل کیا وہ اجر پائے گا۔ جس نے اس کی بنیاد پر فیصلہ کیا، اس نے انصاف کیا۔ جس نے اس کی طرف بلایا۔ اس نے سیدھی راہ کی طرف بلایا۔ یہی وہ سیدھی راہ ہے جس کی طرف ہم سب کو لا رہا ہے۔

قرآن عظیم الشان کے پانچ حقوق

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث کے مطابق ہر مسلمان پر قرآن کے پانچ حقوق ہیں:

1۔ قرآن پر ایمان لائیں:

ایمان کا مطلب ہے جاننا، ماننا اور اقرار کرنا۔
ایمان تبھی مکمل ہوتا ہے جب زبانی اقرار کے ساتھ ساتھ دل کا یقین بھی انسان کو حاصل ہو جائے۔
جب ہمیں یقین ہو جائے گا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے تو پھر اس کے ساتھ ہمارے تعلق میں انقلاب آجائے گا اور اس سے بڑھ کر کوئی دولت اور نعمت نہیں معلوم ہو گی۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اَلرَّحْمٰنُ ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔
(الرحمٰن: ۱،۲)
یعنی رحمٰن کی سب سے بڑی رحمت ہی یہی ہے کہ اس نے قرآن کا علم سکھایا۔

2۔ اس کی تلاوت کریں:

تلاوت: ت۔ل۔و سے بنا ہے جس کا مطلب ہے پیچھے پیچھے چلنا۔یعنی زبان جن الفاظ کے پیچھے پیچھے چل رہی ہے۔دل اور دماغ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلیں۔

قرآن کریم دراصل ہماری روح کے لئے غذا کا کام دیتا ہے۔روح کو تروتازہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بار بار قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں اور اسے اچھے انداز میں پڑھنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس کی یوں تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے“

چنانچہ اس کی تلاوت کو باقاعدہ اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کیا جائے اور اس کو صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کریں۔قرآن آج بھی دلوں کے تاروں کو جھنجھوڑتا ہے۔

3۔ اس پر غور وفکر اور تدبر کریں:

قرآن مجید دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے لیکن یہی وہ سب سے زیادہ مظلوم کتاب بھی ہے جو سب سے زیادہ بغیر سمجھے پڑھی جاتی۔

اگرچہ بغیر سمجھے تلاوت کرنا بھی ثواب سے خالی نہیں، لیکن کتاب غور و فکر کے لئے نازل کی گئی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بندگی کے عہد کی یاد دہانی ہوتی رہے

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُـهَا (سوره محمد24)

”کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟“

چنانچہ اس کتاب کا حق ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے اور اس پر تدبر کیا جائے۔

4۔ قرآن پر عمل:

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کو پڑھنا اور سمجھنا اس وقت ہی زیادہ مفید ہو گو جب اس پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تفصیلی ہدایات اسی لئے عطا کی ہیں کہ ہم اس کے مطابق زندگی گزاریں۔ قرآن کے بعض احکام پر عمل کرنا اور بعض کی خلاف ورزی کرنا اللہ کی نگاہ میں بہت بڑا جرم ہے۔

نیز حضور ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنا، قرآن پر عمل کرنے کا ذریعہ ہے۔ حضرت عائشہؓ سے ایک ایک صحابیؓ نے یہ سوال کیا کہ نبی ﷺ کی سیرت کیسی تھی انہوں نے جواب دیا (کان خلق نبی ﷺ القرآن) (سنن نسائی)

"آپ ﷺ کی سیرت قرآن ہی تو تھی۔" گویا آپ ﷺ ایک چلتا پھرتا قرآن تھے۔

5۔قرآن کو دوسروں تک پہنچائیں،اس کا ابلاغ کریں اور اس کے نظام کو نافذ کریں:

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا دعوت و تبلیغ کا مشن پورا فرمانے کے بعد اب قیامت تک آنے والی پوری نوعِ انسانی تک اللہ کے کلام کو پہنچانے کی ذمہ داری امت کے کاندھوں پر ڈال دی۔ چنانچہ اب قرآن کریم کی تبلیغ کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بلغوا عنی ولو آیۃ) (صحیح بخاری)
" پہنچاؤ میری طرف سے خواہ ایک آیت ہی ہو"

چنانچہ حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے بھی ایک آیت سیکھی تو اسے چاہیے کہ اسی آیت کو دوسروں تک پہنچائے اور اس طرح تبلیغ قرآن کے نبوی مشن میں اپنا حصہ ادا کرے اور اس کے نظام کو نافذ کرنے کی جدوجہد میں شریک ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کے حقوق کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

نئی دنیا آپ کی منتظر ہے

اس کی آیات میں سیکڑوں نئی دنیائیں آباد ہیں
اس کے لمحات میں کئی کئی صدیاں پنہاں ہیں
(اقبال: جاوید نامہ)

جان لیجئے کہ یہ قرآن اور صرف قرآن ہی ہے جو آپ کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابی کی منزلوں کی طرف، آگے ہی آگے لے جاتا ہے۔

زندگی کا سفر

ازلی وابدی زندہ حقیقت

قرآن خدائے حیی وقیوم کا کلام ہے۔ یہ تمام آنے والے وقتوں میں انسان کی رہنمائی کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ کوئی کتاب اس کی مثل نہیں ہو سکتی۔

جیسے جیسے آپ قرآن کی طرف قدم بڑھاتے ہیں، آپ اللہ تعالٰی سے ہم کلامی کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ قرآن پڑھنا، اللہ تعالٰی کو سننا، اس سے باتیں کرنا اور اس کے راستے پر چلنا ہے۔ یہ زندگی دینے والے کے سامنے زندگی کو پیش کرنا ہے۔

"اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، وہ زندہ وجاوید ہستی ہے، جو نظام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ اس نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے جو حق لے کر آئی ہے انسانوں کی ہدایت کے لئے"۔ (آل عمران: ۲۔۳)

قرآن زندہ وجود:

جن لوگوں نے اسے سب سے پہلے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا، ان کے لئے قرآن ایک چلتی پھرتی حقیقت تھی۔ انہیں اس بارے میں ذرہ برابر شبہ نہ تھا کہ رسول ﷺ کے ذریعے، خود اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہو رہا ہے۔

اس لئے وہ جب اسے سنتے تھے تو یہ ان کے دل اور دماغ پر چھا جاتا تھا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے، ان کے جسم کانپنے لگتے تھے۔

وہ اس کے ہر لفظ کو زندگی کے معاملات اور تجربات سے بالکل متعلق پاتے تھے اور اسے مکمل طور پر اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیتے تھے۔ اس قرآن نے ان کو فرد اور معاشرے کی دونوں حیثیتوں سے، ایک بالکل نئے، زندہ اور حیات آفریں وجود میں مکمل طور پر تبدیل کر دیا تھا۔ جو بھیڑ بکریاں چراتے تھے، اونٹوں کی گلہ بانی کرتے تھے، معمولی کاروبار کرتے تھے، انسانیت کے رہنما بن گئے۔

قرآن آج بھی وہی قرآن ہے

آج ہمارے پاس وہی قرآن ہے۔اس کے لاکھوں کروڑوں نسخے گردش میں ہیں۔گھروں میں، مسجدوں میں، منبروں سے دن و رات مسلسل اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔اس کے معنی و مطالب کے جاننے کے لئے تفاسیر ذخیرے موجود ہیں،اس کی تعلیمات کو بیان کرنے کے لئے اور ہمیں اس کے مطابق زندگی گزارنے پر آمادہ کرنے کے لئے، تقاریر کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے لیکن آنکھیں خشک رہتی ہیں، دلوں پر اثر نہیں ہوتا، دماغوں تک بات نہیں پہنچتی، زندگیوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ایسا لگتا ہے کہ ذلت و پستی قرآن کے ماننے والوں کے لئے لکھ دی گئی ہے۔ایسا کیوں ہے ؟؟

اس لئے کہ اب ہم قرآن کو زندہ حقیقت کے طور پر نہیں پڑھتے۔یہ ایک مقدس کتاب ضرور ہے مگر ہمارا خیال ہے کہ یہ ہمیں صرف ماضی کی باتیں بتاتی ہے کافروں کے بارے میں، مسلمانوں کے بارے میں، عیسائیوں اور یہودیوں کے بارے میں، مومنین اور منافقین کے بارے میں وہ جو کسی زمانے میں ہوتے تھے !

آج کا راہنما

کیاآج، صدیاں گزارنے کے بعد بھی، قرآن ہمارے لئے اسی طرح طاقت بخش ہو سکتا ہے جیساوہ اس وقت تھا؟؟

یہ اہم ترین سوال ہے جس کا ہمیں جواب دیناہے اگر ہم قرآن کی رہنمائی میں اپنی تقدیر کی از سر نو تعمیر کرناچاہتے ہیں تو!

اس میں کچھ مشکلات نظر آتی ہیں، جن میں ایک یہ احساس بھی ہے کہ قرآن جس خاص زمانے میں نازل کیاگیا تھا، ہم اس سے بہت آگے نکل چکے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے میدان میں بڑی بڑی چھلانگیں لگائی ہیں، اور انسانی معاشرے میں بڑی بڑی تبدیلیاں رونماہو چکی ہیں۔

علاوہ ازیں، آج قرآن کے پیروکاروں میں سے بیشتر عربی نہیں جانتے اور جو جانتے ہیں وہ قرآن کی 'زندہ' زبان کو ہی سمجھتے ہیں۔

ان سے توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ قرآنی محاروں اور استعاروں کو سمجھیں گے۔ جو قرآن کے مطالب کی گہرائیوں کو تلاش کرنے اور جذب کرنے کے لئے بے حد ضروری ہے۔ لیکن اس کے اپنے دعوے کے مطابق، اس کی ہدایت تمام انسانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہمیشہ کے لئے ہے۔ اس لئے کہ یہ ہمیشہ رہنے والے خدا کی طرف سے ہے۔

آج کا راہنما

اگر یہ دعویٰ سچا ہے اور لاریب سچا ہے تو میرے خیال میں۔ ہمارے لیے یہ ممکن ہونا چاہیے کہ کسی نہ کسی درجے میں، کسی نہ کسی حد تک ہم قرآن کو اسی طرح جانیں، سمجھے اور تجربہ کریں، جیسے کہ اس کے اولین مخاطبین نے کیا تھا۔ یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہمیں اپنی مکمل شان، کمالات اور انعامات کے ساتھ ملے، ہمارا حق ہے۔ دوسرے لفظ میں قرآن کے زمان و مکان کے ایک خاص لمحے میں ایک خاص زبان میں نزول کے تاریخی واقعے کو باوجود ہمیں قرآن کو اب اسی وقت نازل ہوتا ہوا محسوس کرنا چاہیے (کیونکہ اس کا پیغام دائمی ہے) اور ہمارے لئے یہ ممکن ہونا چاہیے کہ اس کے پیغام کو اپنی زندگیوں کا اسی طرح حقیقی حصہ بنالیں جس طرح کہ اس پر ایمان لانے والے اولین لوگوں نے بنایا تھا اور اپنے تمام موجودہ حالات اور پروشانیوں میں فوری اور مکمل راہنمائی اسی طرح اس سے پائیں۔

قرآن کی طرف آئیں:

ایک دفعہ قرآن کی طرف اس طرح آئیں جس طرح اولین مسلمان آئے تھے۔ تب یہ آپ کے لئے بھی اسی طرح نازل ہو گا جس طرح ان پر ہوا تھا، آپ کو اسی طرح اپنے شریک کار بنائے گا جس طرح انہیں بنایا تھا۔ پھر محض ایک قابل احترام کتاب، ایک مقدس دستاویز اور سحر انگیز سر چشمہ برکت کی بجائے ایک ایسی عظیم طاقت میں تبدیل ہو جائے گا۔ جو ہمیں اپنی گرفت میں لے کر ہلائے اور حرکت دے کر اعلیٰ کارناموں کے حصول کی طرف راہنمائی کریں، جیسا اس نے پہلے کیا۔

نئی دنیا آپ کی منتظر ہے:

آپ قرآن کی طرف آتے ہیں تو ایک نئی دنیا کی طرف آتے ہیں۔آپ کی زندگی کا کوئی بھی اقدام قرآن کی طرف اور قرآن کے اندر سفر سے زیادہ عظیم، اہم، نازک، بابرکت اور نفع بخش نہیں ہو سکتا۔ یہ سفر آپ کو نہ ختم ہونے والی مسرتوں اور ان بے پایاں خزانوں کے اندر لے جائے گا۔ جو آپ کے خالق ومالک نے آپ کے لئے اور ساری انسانیت کے لئے بھیجے ہیں۔ یہاں آپ کو علم ودانش کے ناقابل بیان خزانوں کا ایک جہاں ملے گا، جو زندگی کو شاہراہوں پر آپ کی راہنمائی کرے گا اور آپ کے فکر و عمل کی صحیح صورت گری کرے گا۔ یہاں وہ گہری بصیرت ملے جو آپ کو مالا مال کر دے گی اور صحیح راستے پر چلائے گی۔آپ کو اس سے ایسی روشنی ملے گی جو آپ کی روح کی گہرائیوں کو منور کر دے گی۔ یہاں آپ کو جذبات کی ایسی حرارت ملے گی جو آپ کے دل کو پگھلا دے گی اور آپ کے رخساروں پر آنسو بہنے لگیں گے۔

قلب کیا ہے؟

آپ کی شخصیت کا اہم ترین حصہ آپ کا نفس ہے۔ قرآن اس کو قلب کہتا ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب مبارک وحی کا پہلا مسکن تھا۔

یہ رب العالمین کی نازل کردہ چیز ہے۔ اسے لے کر تمہارے دل پر امانت دار روح اتری ہے تاکہ تم ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ جو خدا کی طرف سے خلق کو متنبہ کر نے والے ہیں (الشعراء: ۱۹۴-۱۹۲)

آپ کو تلاوت قرآن کی برکتیں اور مسرتیں مکمل طور پر اس وقت حاصل ہوں گی جب آپ اس کام میں اپنے قلب کو مکمل طور پر شامل کریں گے۔
قرآنی لغت میں قلب، آپ کے جسم کا لوتھڑا نہیں، بلکہ آپ کے احساسات، جذبات، محرکات، تمناؤں، آرزوؤں، یادوں اور توجہات کا مرکز ہے: یہ قلوب ہیں جو نرم پڑ جاتے ہیں (الزمر: ۲۳) سخت ہو کر پتھر جیسے ہو جاتے ہیں (البقرہ: ۷۴)

❖ من القلب الی القلب

❖Heart to Heart

❖ از دل خیزد بہ دل برزد

❖ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

❖ قلب انقلاب کا سر چشمہ

- ➢ دل کی کیفیات کو ٹٹولیں
- ➢ قرآن انسان کے دماغ کو نہیں دل کو مخاطب کرتا ہے
- ➢ اپنے دل جو کہ اس تبدیلی کا سر چشمہ ہے، اس کی کیا تیاری ہے؟
- ➢ اللہ سے ایک دل مانگتے ہیں

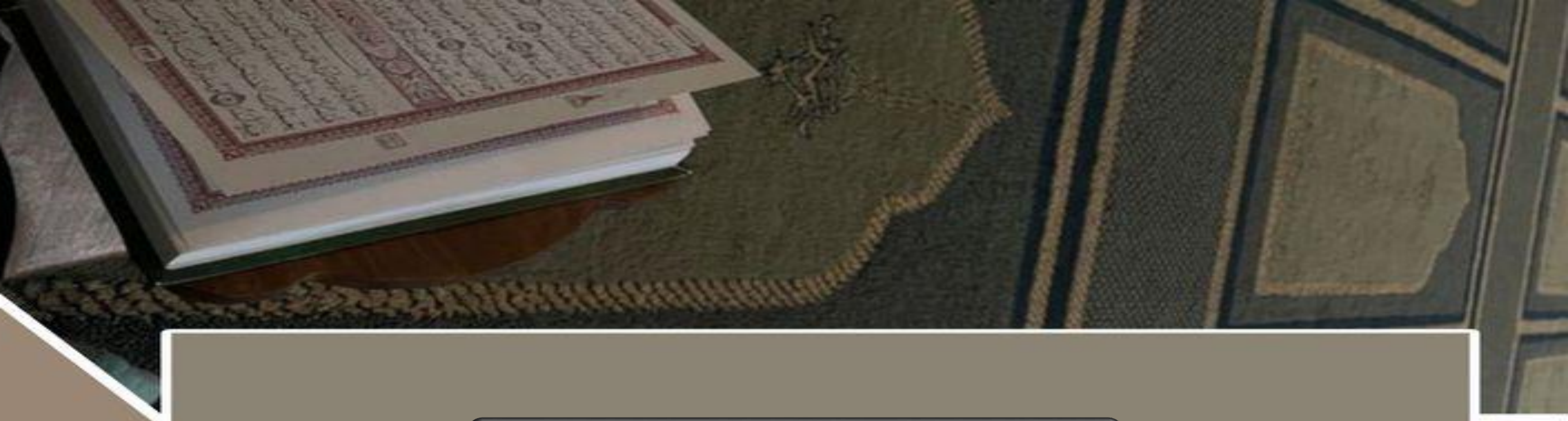

جزاک الله خير

Thank you very much